سوال

عرفہ سے باہر وقوف

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب کوئی حاجی حدود وقوف کے وقت عرفہ میں وقوف نہ کرے تو اس کا حج نہیں ہوتا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

(الحج عرفة' من ادرک عرفة (بلیل) قبل ان یطلع الفجر فقد ادرک الحج) (سنن النسائي' مناسک الحج' باب فرض الوقوف بر عفة' ح: 3019 والسنن الكبري للبيهقي: 5/173 واللفظ له)

"حج عرفہ ہے، جو شخص رات کو طلوع فجر سے پہلے پہلے عرفہ میں آجائے تو یقیناً اس نے حج کو پالیا۔"

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

وقوف کا وقت، عرفہ کے دن کے زوال کے بعد سے لے کر قربانی کی رات کی طلوع فجر تک ہے اور اس پر تمام اہل علم کا اجماع ہے۔

زوال سے ماقبل کے بارے میں اہل علم میں اختلاف ہے اکثر کی یہ رائے ہے کہ اگر زوال کے بعد اور رات کو وقوف نہ کرے تو قبل از زوال کا وقوف کفایت نہیں کرے گا۔ جو شخص زوال کے بعد دن کو یا رات کو وقوف کرے تو اس کا یہ وقوف صحیح ہے۔ افضل یہ ہے کہ دن کے وقت ظہر اور عصر کی نمازیں جمع تقدیم کی صورت میں ادا کر کے غروب آفتاب تک وقوف کیا جائے۔ دن کے وقت وقوف کرنے والے کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ غروب آفتاب سے پہلے عرفہ سے واپس لوٹے اور اگر کوئی ایسا کرے تو اکثر اہل علم کے نزدیک اس پر دم لازم ہوگا کیونکہ اس نے ایک واجب کو ترک کر دیا اور وہ یہ کہ دن کو وقوف کرنے والے کے لیے یہ واجب ہے کہ وہ دن رات کے وقوف کو جمع کرے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کمیٹی